احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات
22- فروری 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 43 جمعرات رمضان -1416ھ' 22 تبلیغ 1375ھش' 22 - فروری 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق میں صرف کرو

ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیل اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں یہ ایک امر واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں نہیں' اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیل اخلاق پر مقدرت پاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق میں صرف کرو۔ کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اولاد کا ابتلا بھی بہت بڑا ابتلا ہے۔ اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پروا ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اگر بد بخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ۔ وہ بدکاریوں میں تباہ کر کے پھر قلاش ہو جائے گی اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی جو اس کے لئے لازمی ہیں۔ جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشا سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے اور وہ اسی طرح پر ہے کہ اس کی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے۔ اس صورت میں خود اللہ تعالیٰ اس کا تکفل کرے گا۔ اور اگر بد چلن ہے تو جائے جہنم میں۔ اس کی پروا تک نہ کرے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 444)

نیکی کے ہر میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

میں امید رکھتا ہوں کہ اگر جماعت یہ دعائیں کرے کہ اے خدا! کثرت سے ساری جماعتیں نیکی کے میدان میں قدم سے قدم ملا کر دوڑیں اور خوب آگے نکلنے کی کوشش کریں تو اللہ کے فضل سے دعاؤں کے ذریعہ ساری دنیا کی دوسری قومیں ہم سے بہت پیچھے رہ جائیں گی۔ ساری جماعت اگر نیکیوں میں آگے قدم بڑھانے لگے تو انقلاب بہت تیزی سے برپا ہو سکتا ہے۔

دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں میں بارہا آپ کو بتا چکا ہوں کہ جماعت کا سواں حصہ بھی نہیں ہے جو فی الحقیقت دعاؤں اور حکمت کے ساتھ ارادے باندھ کر' اپنے کام پر نظر رکھتے ہوئے' اپنی کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہوئے ان کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ اگر ننانوے باقی حصے بھی ساتھ شامل ہو جائیں تو رفتار سو گنا ہو جائے گی۔ کیفیت ہی بدل جائے گی۔ جماعت چند سالوں میں دیکھتے دیکھتے کہیں سے کہیں پہنچ جائے گی۔ ابھی بھی جو ہمارا تعاقب کر رہے ہیں وہ ہماری گرد کو بھی نہیں پا سکتے پھر تو ان کو گرد بھی دکھائی نہیں دے گی۔ اندھوں کی طرح تلاش کریں گے کہ گئے کہاں۔ ابھی یہ بجلی کا کوندا یہاں سے گزرا ہے اور کہاں سے کہاں پہنچ گیا تو تیز رفتاری میں اس طرح آپ آگے بڑھ سکتے ہیں آپ کو خدا تعالیٰ نے صلاحیت بخشی ہے نیکی کے میدانوں میں آگے بڑھنے کے لئے آپ کو اس زمانے میں بنایا گیا ہے۔ اس وجہ سے آپ کی تعمیر کی گئی ہے کہ آپ (کلام الٰہی) میں پیش کردہ نقشوں کو اپنی ذات میں پورا کر کے دکھائیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ صرف چندوں کی بات میں نہیں ہر نیکی میں (اگر اللہ نے چاہا) جماعت انفرادی طور پر بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے گی اور جماعتی لحاظ سے بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے گی۔

(از خطبہ 25- دسمبر 1922ء)

جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے۔ اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موزی جانوروں سے بھرا ہوا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے نئے اوقات کار

○ مورخہ 21 فروری سے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام روزانہ پاکستان کے وقت کے مطابق رات سات بجے سے دس بجے تک دیکھے جاسکیں گے۔ جبکہ جمعہ کے روز یہ اوقات شام چھ بجے سے رات نو بجے تک ہوں گے۔

(نظارت اشاعت)

ولادت

○ مکرم حافظ ناصر احمد صاحب قمر آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 14- جنوری 96ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ کا پوتا اور مکرم عبدالحق صاحب خادم آف میرا بھڑکا میرپور کا نواسہ ہے حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام ساجد احمد قمر رکھا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو وقف نو کے مقاصد عالیہ کو پورا کرنے والی صحت مند فعال اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔

○ 7- فروری 1996ء کو خدا تعالیٰ نے مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نبیل احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب کا پوتا اور مکرم بشیر الدین احمد خاکی صاحب آف اسلام آباد کا نواسہ ہے۔ عزیز بفضل تعالیٰ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ اس کے نیک' خادم دین اور نافع الناس ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مقصود احمد طاہر صاحب (یو- بی- ایل) ربوہ کی والدہ صاحبہ مورخہ 16- فروری 1996ء صبح پانچ بجے فضل عمر ہسپتال میں بعارضہ قلب وفات پا گئیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ جمعۃ المبارک کے بعد البیت الاقصیٰ میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین پر محترم مولانا جلال الدین صاحب قمر نے دعا کروائی۔ اللہ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

22- تبلیغ 1375 ھش   22 - فروری 1996ء

صاف دلی کی ضرورت

کیا ہم چاہتے ہیں کہ ہم ضائع نہ کئے جائیں۔ ہم رسوا نہ ہوں۔ ہم ہر بلا کے وقت بچائے جائیں۔ ہم خدا تعالیٰ کی گود میں ہوں اور کوئی ہم پر حملہ نہ کر سکے۔ اگر کوئی ہم پر حملہ کرنے کی بے وقوفی کرے تو وہ خود تباہ ہو جائے اور ہمیں کسی قسم کا گزند نہ پہنچے۔ اگر ہم یہ سب کچھ چاہتے ہیں تو آیئے ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے اس ارشاد پر توجہ دیں۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں :-

"کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو ان کا قصد کرے۔ چونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں۔ اور خدا ان کی حمایت میں۔ کون خدا پر ایمان لایا۔ صرف وہی جو ایسے ہیں ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بے باک گنہگار اور بدباطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے۔ کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا۔ جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو۔ بلکہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا ہے۔ اور اب بھی دکھلائے گا۔ وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے۔ اور وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے۔ اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے۔ مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو خدا کا دامن نہ چھوڑے ہم اس پر ایمان لائے ہم نے اس کو شناخت کیا تمام دنیا کا وہی خدا ہے"۔

اس ارشاد میں حضرت صاحب ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول کرواتے ہیں کہ دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لینا چاہئے اور صاف دل ہو کر خدا تعالیٰ سے وفاداری کا عہد باندھنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص ایسا کر سکے تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ وفادار ہے اور وفاداروں کے ساتھ وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ پس ہمیں اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ کیا ہمارے دل صاف ہیں اور کیا ہم نے پاک دلوں کے ساتھ خدا تعالیٰ سے وفاداری کا عہد باندھا ہے۔ اور کیا ہم نے جو عہد باندھا ہے۔ اس پر پورے اتر رہے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو کوئی ہمیں گزند نہیں پہنچا سکتا۔ ہم خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوں گے۔ اور جو خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہو اسے کسی بات کی فکر کی ضرورت نہیں۔ نہ اسے کوئی خوف ہے نہ ڈر۔

O

جب سے تو نے ہمیں پکارا نہیں
زندہ رہنے کا کچھ سہارا نہیں

پہلے ہر حال راس آتا تھا
اب کسی حال میں گزارا نہیں

لاکھ شکوے گلے سہی لیکن
ہم نے دل سے تجھے اتارا نہیں

ہے بہت طنز میرے لہجے میں
پر تمہاری طرف اشارہ نہیں

زندگی ہار کر تجھے جیتا!
اب تو تُو بھی مگر ہمارا نہیں

تیری نظرِ کرم سبھی کچھ ہے
کوئی قسمت، کوئی ستارا نہیں

کیا مرے زخم زخم روح و بدن
تیری رحمت پہ آشکارا نہیں

صبح ہونے کی آس ہے، ورنہ
شامِ غم کا کوئی کنارا نہیں

آصف محمود باسط

جو بھی مرے حالات ہیں اللہ کا ہے شکر
شکوہ نہ شکایات ہیں اللہ کا ہے شکر
یہ دھوپ یہ چھاؤں یہ نمی اور یہ خشکی
اللہ کی آیات ہیں اللہ کا ہے شکر

ابو الاقبال

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کی خدائی اور الوہیت اس کی قدرت غیر محدودہ اور اسرار نامعدودہ سے وابستہ ہے جس کو قانون کے طور پر کسی حد کے اندر گھیر لینا انسان کا کام نہیں ہے۔ خدا شناسی کے لئے یہ بڑا بھاری بنیادی مسئلہ ہے کہ خدائے ذوالجلال کی قدرتیں اور حکمتیں بے انتہا ہیں۔ اس مسئلہ کی حقیقت سمجھنے اور اس پر عمیق غور کرنے سے سب الجھاؤ اور پیچ خیالات کا رفع ہو جاتا ہے اور سیدھا راہ حق شناسی اور حق پرستی کا نظر آنے لگتا ہے۔ ہم اس جگہ اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنی ازلی ابدی صفات کے موافق کام کرتا ہے۔ اور اگر ہم دوسرے لفظوں میں انہی ازلی ابدی صفات پر چلنے کا نام قانون الٰہی رکھیں تو بے جا نہیں۔ مگر ہمارا کلام اور بحث اس میں ہے کہ وہ آثار صفات ازلی ابدی یایوں کہو کہ وہ قانون قدیم الٰہی محدود یا معدود کیوں مانا جائے۔ ہاں بے شک یہ تو ہم مانتے ہیں اور مان لینا چاہئے کہ جو کچھ صفتیں جناب الٰہی کی ذات میں موجود ہیں انہی صفات غیر محدود کے آثار اپنے اپنے وقتوں میں ظہور میں آتے ہیں۔ نہ کوئی امر ان کا غیر۔ اور وہ صفات ہریک مخلوق ارضی و سماوی پر موثر ہو رہی ہیں اور انہی آثار الصفات کا نام سنت اللہ یا قانون قدرت ہے۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ مع اپنی صفات کاملہ کے غیر محدود اور غیر متناہی ہے اس لئے ہماری بڑی نادانی ہوگی اگر ہم یہ دعوے کریں کہ اس کے آثار الصفات یعنی قوانین قدرت یا اندازہ ہمارے تجربہ یا فہم یا مشاہدہ کے ہیں۔ اس سے بڑھ کر نہیں۔ آج کل کے فلسفی الطبع لوگوں کی یہ بڑی بھاری غلطی ہے کہ اول وہ قانون قدرت کو ایسا سمجھ بیٹھے ہیں جس کی من کل الوجوہ حد بست ہو چکی ہے اور پھر بعد اس کے جو امر نیا پیش آئے اس کو ہرگز نہیں مانتے اور ظاہر ہے اس خیال کی بناء راستی پر نہیں ہے۔ اور اگر یہی سچ ہوتا تو پھر کسی نئی بات کے ماننے کے لئے کوئی سبیل باقی نہ رہتا اور امور جدیدہ کا دریافت کرنا غیر ممکن ہو جاتا۔ کیونکہ اس صورت میں ہریک نیا فعل بصورت نقص قوانین طبعی نظر آئے گا۔ اور اس کے ترک کرنے سے ناحق ایک جدید صداقت کو ترک کرنا پڑے گا..... اگر کوئی صفحات تاریخ زمانہ میں واقعات سوانح عمری حکماء پر غور کرے تو اس کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کے خیالات کی ٹرین کتنی مختلف سڑکوں یا یہ کہ کس قدر متناقض چالوں پر چلی ہے۔ اور کیسے داغ خجالت اور ندامت کے ساتھ ایک رائے کو دوسری رائے سے تبدیل کرتے آئے ہیں اور کیوں کر انہوں نے ایک مدت دراز تک کسی بات کا انکار کرکے اور قانون قدرت سے اسے باہر سمجھ کر آخر نہایت متندمانہ حالت میں اسی بات کو قبول کر لیا۔ سو اس تبدیلی آراء کا کیا سبب تھا۔ یہی تو تھا کہ جو کچھ انہوں نے سمجھ رکھا تھا وہ ایک ظنی بات تھی جس کی مشاہدات جدیدہ نے تکذیب کی۔ سو جن شکلوں اور حالتوں میں وہ مشاہدات جدیدہ جلوہ گر ہوئے انہی کے موافق ان کی راؤں کی پٹڑی بدلتی اور الٹتی پلٹتی رہی۔ اور جدھر تجارب جدید کا رخ پلٹتا رہا ادھر ہی ان کے خیالات کی ہوائیں پلٹا کھاتی رہیں۔ غرض فلسفیوں کے خیالات کی لگام ہمیشہ امور جدید الظہور کے ہاتھ میں رہی ہے۔ اور اب بھی بہت کچھ ان کی نظروں سے چھپا ہوا ہے۔ جس کی نسبت امید کی جاتی ہے کہ وہ آئندہ ٹھوکریں کھا کھا کر اور طرح طرح کی رسوائیاں اٹھا اٹھا کر کسی نہ کسی وقت قبول کریں گے کیونکہ قوانین قدرت انسانی عقل کے دفتر میں ابھی تک ایسے منضبط نہیں اور نہ ہو سکتے ہیں جن پر نظر کرکے نئی تحقیقاتوں سے ناامیدی ہو۔ کیا کوئی عقلمند خیال کر سکتا ہے کہ انسان دنیا کے مکتب خانہ میں باوجود اپنی اس قدر عمر قلیل کے تحصیل اسرار ازلی ابدی سے بکلی فراغت پا چکا ہے اور اب اس کا تجربہ' عجائبات الہیہ پر اب محیط ہو گیا ہے کہ جو کچھ اس کے تجربہ سے باہر ہو وہ فی الحقیقت خدا تعالیٰ کی قدرت سے باہر ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ایسا خیال بجز ایک بے شرم اور ابلہ آدمی کے کوئی دانشمند نہیں کر سکتا فلاسفروں میں سے جو واقعی نیک دانا اور سچے روحانی آدمی گزرے ہیں انہوں نے خود تسلیم کر لیا کہ ہمارے خیالات جو محدود اور منقبض ہیں خدا اور اس کے بے انتہا بھیدوں اور حکمتوں کی شناخت کا ذریعہ نہیں ہو سکتے۔

یہ بالکل غیر ممکن اور خدا کی کریمانہ عادت کے برخلاف ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے بندہ کو جہنم میں ڈالے کہ جو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور کامل اخلاص سے اس کی محبت میں محو ہے۔ اور ایسا محو ہے جیسا کہ سچی محبت کا تقاضا ہونا چاہئے۔ کسی کو اس کے برابر نہیں جانتا بلکہ ہر ایک کو اس کے مقابل پر کالعدم سمجھتا ہے۔ اور اپنے وجود کو اس کی راہ میں فنا کرنے کو تیار ہے۔ پھر ایسا شخص کیونکر مورد عذاب ہو سکتا ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ کامل محبت ہی نجات ہے۔ بھلا تم سچ کہو کہ کیا تم اپنے ایک بچے کو جس سے بہت ہی محبت رکھتے ہو دانستہ آگ میں ڈال سکتے ہو۔ پھر خدا جو سراسر محبت ہے۔ ان لوگوں کو جو اس سے پیار کرتے ہیں اور ذرہ ذرہ ان کا اس کی محبت میں مستغرق ہے۔ کیونکر آگ میں ڈالے گا۔ پس کوئی قربانی اس سے بہتر قربانی نہیں ہے کہ انسان اس محبوب حقیقی سے اس قدر محبت کرے کہ خود وہ اس بات کو محسوس کرے کہ در حقیقت اس کے سوا اس کا کوئی محبوب اور پیارا نہیں۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ اس کے لئے خود اپنے نفس کی محبت کو چھوڑ دے۔ اور اس کے لئے تلخ زندگی اختیار کرے۔ جب اس نقطہ کمال تک پہنچ جائے گا تو بلاشبہ وہ نجات یافتہ ہے۔ اور اس مرتبہ محبت پر نہ کسی تناسخ کے چکر کی اس کو حاجت ہے اور نہ اس کو اپنے لئے کسی کو صلیب دینے کی ضرورت ہے اور اس مرتبہ محبت پر انسان صرف خیالی طور پر اپنے تئیں نجات یافتہ قرار نہیں دیتا بلکہ اندر ہی اندر وہ محبت اس کو تعلیم دیتی ہے کہ خدا کی محبت تیرے ساتھ ہے اور پھر خدا کی محبت اس کے شامل حال ہو کر ایک سکینت اور شانتی اس کے دل پر نازل کرتی ہے۔ اور خدا وہ معاملات اس سے شروع کر دیتا ہے جو خاص اپنے پیاروں اور مقبولوں سے کرتا آیا ہے یعنی اس کی اکثر دعائیں قبول کر لیتا ہے اور معرفت کی باریک باتیں اس کو سکھلاتا ہے اور بہت سی غیب کی باتوں پر اس کو اطلاع دیتا ہے۔ اور اس کے منشاء کے مطابق دنیا میں تصرفات کرتا ہے۔ اور عزت اور قبولیت کے ساتھ دنیا میں اس کو شہرت دیتا ہے۔ اور جو شخص اس کی دشمنی سے باز نہ آوے اور اس کے ذلیل کرنے کے درپے رہے۔ آخر اس کو ذلیل کر دیتا ہے۔ اور اس کی خارق عادت پر تائید کرتا ہے۔ اور لاکھوں انسانوں کے دلوں میں اس کی الفت ڈال دیتا ہے۔ اور عجیب و غریب کرامتیں اس سے ظہور میں لاتا ہے۔ اور محض خدا کے الہام سے لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف کشش ہو جاتی ہے۔ تب وہ انواع اقسام کے تحائف اور نقد اور جنس کے ساتھ اس کی خدمت کے لئے دوڑتے ہیں اور خدا اس سے نہایت لذیذ اور پر شوکت کلام کے ساتھ مکالمہ و مکاشفہ کرتا ہے۔ جیسا کہ ایک دوست ایک دوست سے کرتا ہے۔ وہ خدا جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہے اس پر ظاہر ہو جاتا ہے اور ہر ایک غم کے وقت اپنی کلام سے اس کو تسلی دیتا ہے وہ اس سے سوال و جواب کے طور پر اپنے فصیح اور لذیذ اور پر شوکت کلام کے ساتھ باتیں کرتا ہے۔ اور سوال کا جواب دیتا ہے اور جو باتیں انسان کے علم اور طاقت سے باہر ہیں وہ اس کو بتلا دیتا ہے۔ مگر نہ نجومیوں کی طرح بلکہ ان مقتدر بادشاہوں کی طرح جن کی ہر ایک بات میں شاہانہ قدرت بھری ہوئی ہوتی ہے۔ وہ ایسی پیشگوئیاں ان پر ظاہر کرتا ہے جن میں اس کی عزت اور اس کے دشمن کی ذلت ہوتی ہے۔ اور اس کی فتح اور دشمن کی شکست۔ غرض اسی طرح وہ اپنے کلام اور کام کے ساتھ اپنا وجود اس پر ظاہر کر دیتا ہے۔ تب وہ ہر ایک گناہ سے پاک ہو کر اس کمال تک پہنچ جاتا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

شیخ نور احمد منیر

محترم محمد اکرم الشواء صاحب

الفضل کے ذریعہ معلوم ہوا کہ دمشق کے مخلص اور فدائی احمدی الاستاذ محمد اکرم الشواء کا انتقال ہو گیا...... مجھے اس خبر سے بہت ہی صدمہ ہوا اور میری آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ میرے قیام دمشق 1946ء - 1949ء میں جن شامی دوستوں نے بیعت کی ان میں یہ سرفہرست تھے ان کے ساتھ السید ابراہیم حبان اور السید یحیٰ جماعت میں شامل ہوئے۔ السید محمد اکرم الشواء کو یہ امتیاز تھا کہ انہوں نے جماعت کے عربی لٹریچر کا مطالعہ بڑے شوق اور والہانہ عقیدت سے کیا۔ الشواء صاحب گریجوایٹ تھے مطالعہ بڑا وسیع تھا اور جستجو کا مادہ رکھتے تھے سوال کرنے اور اس کا جواب حاصل کرنے کی خواہش رکھتے تھے کافی مطالعہ اور تحقیق کے بعد وہ جماعت میں شامل ہوئے آپ کو جملہ اعتراضات کے جواب میں عبور تام حاصل تھا وہ ایک ایسے دیرینہ احمدی تھے جنہوں نے نہ صرف استقامت اور والہانہ عقیدت کا نمونہ دکھایا بلکہ کئی دوستوں کو آپ نے جماعت میں شامل کیا۔ بہت ہی سنجیدہ تھے اور جب جماعت میں داخل ہوئے تو داڑھی بھی رکھ لی اور ننگے سر باہر نکلنے کی عادت چھوڑ دی ان کے اندر غیر معمولی تبدیلی پیدا ہو گئی ان کے چھوٹے بھائی نے بھی بیعت کر لی جماعتی تقریبات اور اجتماعات میں باقاعدہ حاضر ہوتے مربی کے ساتھ تعاون کرتے۔ دمشق میں سلسلہ کے مربیان کرام جو عاجز کے عرصہ قیام میں تشریف لاتے ان کے ساتھ ملاقات کر کے محظوظ ہوتے۔ مکرم حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب نائیجیریا سے جب دمشق بغیر اطلاع کے تشریف لائے تو وہ ایک ہوٹل میں مقیم ہوئے جب مجھ کو اطلاع ہوئی تو شواء صاحب اور میں ان کو ہوسٹل سے اپنی قیام گاہ الشاغور میں لے آئے اور روزانہ حضرت حکیم صاحب سے آکر ملاقات کرتے اور کئی اشخاص کو اپنے ساتھ لا کر ان سے ملاقات کروائی۔ حکیم صاحب سے کئی شامی تجار جو نائیجیریا سے ان کے واقف تھے وہ بھی ملاقات کے لئے آتے تو شواء صاحب ان کو دعوت الی اللہ میں پیش پیش ہوتے اور یہ سلسلہ حکیم صاحب کے قیام دمشق کے عرصہ میں بہت نتیجہ خیز ہوا۔ دعوت الی اللہ میں ان کو مطالعہ کی عادت ہو گئی ہر اتوار کے اجتماع میں سوال و جواب کا پروگرام ہوتا جس میں شواء صاحب غیر معمولی انہماک دکھاتے اور اپنے ہمراہ اپنے دوستوں کو لاتے اور

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم میر قمر سلیمان احمد صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں۔

مورخہ 10۔ فروری کے الفضل میں دانتوں کی حفاظت کے سلسلہ میں مضمون کی اشاعت پر خاکسار مشکور ہے۔

دانتوں کی صفائی درست طریق پر نہ کرنے کے نتیجہ میں نئی تحقیق نے یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ اس سے دل پر حملہ کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ اور چونکہ آجکل لوگ دل کی امراض میں نسبتاً زیادہ مبتلا ہو رہے ہیں اس لئے اس کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہو گا۔

ہوتا یوں ہے کہ جو جراثیم دانتوں پر حملہ کرتے ہیں ان میں ایک خاص قسم کی پروٹین پائی جاتی ہے اور جسم کا دفاعی نظام اس پروٹین کو ختم کرنے کے لئے ایسے مادے تیار کرتا ہے جو اس پروٹین کے لئے مضر ثابت ہوتے ہیں لیکن شومئ قسمت سے انسانی دل کے والوز (Valves) میں بھی وہی پروٹین موجود ہوتی ہے جو جراثیم تیار کرتے ہیں۔ اور اگر جسم کا دفاعی نظام جو دراصل جراثیم کے خلاف پروٹین تباہ کرنے کے لئے مادے یا Antibodies تیار کرتا ہے زیادہ مقدار میں یہ انٹی باڈیز تیار کرنے لگے تو یہ مادے دل کے والوز پر بھی اثر ڈال کر انہیں خراب کر دیتے ہیں۔

ان ایام میں خصوصی دعا کی درخواست کے ساتھ۔

مکرمہ امتہ الرحیم زاہد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد زاہد صاحب مربی سلسلہ جڑانوالہ سے لکھتی ہیں۔

خدا تعالیٰ آپ کو ہمیشہ بخیریت رکھے۔ آپ کی محنت اور قابلیت کا سالانہ نمبر ملا۔ بہت ساری دعائیں آپ کے لئے ’پیارے آقا کی تصویر دیکھ کر آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوئی۔ اور اندر کے صفحات پڑھ کر روحانی تسکین حاصل ہوئی۔ آج کل آپ کے خوبصورت اشعار کی الفضل میں کافی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ برائے مہربانی اپنی سدا بہار شاعری سے الفضل کو رونق بخشیں نوازش ہوگی ’شکریہ ’خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ اور آپ کی دن رات کی ان تھک محنت کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا کرے۔ زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

سیفی صاحب ایک چھوٹی سی مگر بڑے فخر اور مان کی بات ہے اس لئے تحریر کر رہی ہوں۔ TV پر حوا کے نام پر ہسپتالوں میں نرسوں کے پرابلم پر پروگرام دیکھا۔ تو کچھ دیر کے لئے اپنے ستھرے ماحول والے خوبصورت فضل عمر ہسپتال کی بے لوث خدمت اور باوقار ماحول اور بہترین نظام ذہن میں گھوم گیا۔ سوچا اس کے بارے میں کچھ خیالات کا اظہار کیا جائے۔ کیونکہ ہسپتال میں تو آنا جانا رہتا ہے۔ کبھی خدانخواستہ خود بیمار ہو کر یا کبھی کسی بیمار کے ساتھ جانے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اس لئے وہاں کے ڈاکٹر یا دوسرے کام کرنے والوں کے حسن سلوک سے کچھ واقفیت ہے۔ بڑے باوقار انداز میں ہر کام ہوتا ہے۔ تمام عملہ ایک دوسرے کی بے حد عزت کرتا ہے۔ کسی میں بڑے یا چھوٹے کا فرق نہیں رکھا جاتا۔ مریضوں کی بڑی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ ڈاکٹرز کے پیار اور حسن سلوک سے مریض ذہنی اور جسمانی طور پر صحت یاب ہو کر جاتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں یہاں کے نظام اور ماحول میں ہمارے پیارے آقا کی دعائیں اور جماعت احمدیہ کی برکت کا نمایاں اثر ہے۔

اور خاص طور پر ہماری ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ کی باوقار شخصیت اور قابلیت سے متاثر ہوئے بغیر کوئی شخص نہیں رہ سکتا۔ ان کے ہاتھ کی شفا نے مریضوں کے دل جیتے ہیں۔ اور ان کی ذہانت نے ہسپتال کا نقشہ بدل دیا ہے اور اس کے معیار کو ہائی لیول پر کھڑا کیا ہے۔ میں تو یہ کہوں گی کہ اللہ تعالیٰ اس مثالی ہسپتال کو انسانیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق دے۔ اس کو جماعت احمدیہ کا مان بنائے اور ہمارے سر فخر سے بلند ہوں۔

مکرم ایم شمیم خالد صاحب (اولڈ راوین) لکھتے ہیں۔

وطن عزیز پاکستان کے نامور سپوت اور عالمی شہرت یافتہ سائنس دان ’پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (نوبل لاریٹ) کی 70 ویں سالگرہ 29۔ جنوری 96ء کو سرکاری ’علمی اور صحافتی حلقوں میں نہایت پروقار انداز میں ’قدر و منزلت کے قومی شعور و احساس کے ساتھ منائی گئی۔ اخبارات نے خاص مضامین شائع کئے۔ کئی ایک نے اداریے لکھے۔ نیز محترم ڈاکٹر صاحب کی بحالی صحت اور علمی میدان میں دوبارہ سرگرم ہونے کے حوالہ سے بے شمار دعائیہ خطوط بھی اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ اسلام آباد سے جناب عیسیٰ داؤد پوتا نے تجویز پیش کی کہ ڈاکٹر سلام کی 70ویں سالگرہ کی مناسبت سے ایک خصوصی اریوگرام مالیتی پندرہ روپے جاری کیا جائے جس کے ذریعہ پاکستانی اہل علم حضرات ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں مبارک باد کے خط لکھ کر اپنے جذبات کا اظہار کر سکیں۔ 29 جنوری کو بی بی سی اردو سروس نے صبح کی نشریات میں اپنے سامعین کو آگاہ کیا کہ آج کے دن ’ستر سال قبل ڈاکٹر سلام ’پاکستان کے شہر جھنگ میں پیدا ہوئے۔ پاکستانی ٹیلیویژن نے صبح کے پروگرام۔ روشن پاکستان۔ میں آپ پر خصوصی پروگرام ٹیلی کاسٹ کیا۔ جس کے ذریعہ پاکستانی قوم کو ڈاکٹر صاحب کی علمی، عظمت اور عالمی کامرانیوں کے بارہ میں مزید آگاہی حاصل ہوئی۔ کراچی / اسلام آباد/ لاہور میں اہل علم و ہنر حضرات نے اجلاس منعقد کئے۔ اور ڈاکٹر سلام صاحب کو خراج تحسین پیش کیا۔ اسلام آباد کے اجلاس میں محترمہ شہناز وزیر علی صاحبہ نے وزیر اعظم محترمہ بے نظیر صاحبہ کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ لاہور کے اجلاس میں چوٹی کے دانشوروں نے ڈاکٹر صاحب کی شخصی و علمی عظمت کو سلام پیش کیا۔ اس علمی تقریب میں ڈاکٹر سلام صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم عبدالحمید صاحب نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی اور سامعین کو ڈاکٹر صاحب کی موجودہ صحت کے بارہ میں تازہ ترین صورت حال سے آگاہ کیا۔ اولڈ راوین یونین (مرکزی) نے اپنے اجلاس میں ڈاکٹر سلام صاحب کو سالگرہ کی مبارک باد دیتے ہوئے آپ کے لئے صحت و سلامتی اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

روزنامہ الفضل (6۔ فروری) میں آپ نے نیوز انٹرنیشنل (29۔ جنوری) میں شائع شدہ پروفیسر ڈاکٹر پرویز ہود بھائی کے مضمون۔ ”ڈاکٹر عبدالسلام۔ اور ماضی اور حال“ کے بارہ میں یہ خوش کن اطلاع کہ آپ اسے اردو ترجمہ کی شکل میں شائع کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں مزید گزارش ہے کہ 26۔ جنوری 96ء کے ڈان میں ڈاکٹر انیس عالم کا ایک تفصیلی مضمون ڈاکٹر سلام صاحب کی شخصیت اور علمی عظمت کا احاطہ کرتے ہوئے بیش از بیش معلومات مہیا کرتا ہے۔ وہ بھی اگر الفضل میں شائع کر سکیں تو ضرور کیجئے گا۔ روزنامہ خبریں لاہور 2۔ فروری 96ء کے شمارہ میں جناب انور سدید کی تحریر ”قابل افتخار لوگ“ بھی قارئین الفضل تک ضرور پہنچائیں۔ (اس ضمن میں مکرم حبیب الرحمان زیروی (خلافت لائبریری) سے درخواست کی ہے کہ متعلقہ مضامین کی فوٹو کاپیاں آپ کو مہیا کر دیں۔)

آخر میں ایک درخواست تو مکرم محمد عبدالرشید صاحب (لندن) سے ہے کہ ہفتہ عشرہ کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب کی صحت کے بارہ میں تازہ ترین اطلاع روزنامہ الفضل کے ذریعہ تمام فکر مند اہل علم حضرات کو باقاعدگی سے پہنچانے کی ذمہ داری ادا کریں۔ دوسرے تمام قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ ان بابرکت ایام میں محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ مکمل صحت کے ساتھ آپ کو دوبارہ سرگرم--- علم کے ذریعہ بنی نوع انسان کی خدمت اور خدا تعالیٰ کی عظمت کے اظہار کے لئے عبدالسلام کو ہم دوبارہ سرگرم عمل دیکھیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب مربی سلسلہ دعوت الی اللہ بلوچستان کوئٹہ سے لکھتے ہیں۔

امید ہے آپ بفضل تعالیٰ خیریت سے ہوں گے اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی والی اور مقبول خدمت دین والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

پاکستان کے دور دراز علاقے کوئٹہ بلوچستان میں روزنامہ الفضل کا سالانہ نمبر 1995ء موصول ہوا۔ سرورق کی تصویر نے تو دل موہ لیا۔ بہت ہی خوبصورت تصویر کا تحفہ ملا ہے۔ پھر اس سالانہ نمبر میں مضامین کا انتخاب بہت اچھا تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا منظوم کلام ”وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو“ کی نصیحت اور اس کے ساتھ ہی اداریہ جس کا عنوان موقع کی مناسبت سے بالکل صحیح باندھا گیا ہے کہ ”محاسبہ کی اہمیت“ نئے سال میں نئے عزم کے ساتھ داخل ہونے کے لئے آپ نے الفضل کے ذریعہ بہت مناسب توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کاوشوں کو قبول فرماتے ہوئے اس کے بہترین نتائج نکالے آئمہ جماعت احمدیہ ؑ کے بابرکت ارشادات اور بزرگان سلسلہ کا تعارف یہ بہت اچھا علمی اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور آپ کی ادارت میں الفضل کا معیار بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

توبہ کے درخت بو لو تا تم اس کے پھل کھاؤ۔ توبہ کا درخت بھی بالکل ایک باغ کے درخت کی مانند ہے جو بھی حفاظتیں اور خدمات اس باغ کے لئے جسمانی طور پر ہیں وہی اس توبہ کے درخت کے واسطے روحانی طور پر ہیں پس اگر توبہ کے درخت کا پھل کھانا چاہو تو اس کے متعلق قوانین اور شرائط کو پورا کرو۔ ورنہ بے فائدہ ہو گا۔

یہ خیال نہ کرو کہ توبہ کرنا مرنا ہوتا ہے۔ خدا قلیل شئے سے خوش نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ دھوکا کھاتا ہے۔ دیکھو تم اگر بھوک کو دور کرنے کے لئے ایک لقمہ کھانے کا کھاؤ یا پیاس کے دور کرنے کے لئے ایک قطرہ پانی کا پیو تو ہرگز تمہاری مقصد براری نہ ہوگی۔ ایک مرض کے دفع کرنے کے واسطے ایک طبیب جو نسخہ تجویز کرتا ہے جب تک اس کے مطابق پورا پورا عمل نہ کیا جاوے تب تک اس کے فائدہ کی امید امر موہوم ہے۔ اور پھر طبیب پر الزام۔ غلطی اپنی ہی ہے اسی طرح توبہ کے واسطے مقدار ہے۔ اور اس کے بھی پرہیز ہیں۔ بد پرہیز بیمار تندرست نہیں ہو سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان .... عبدالحمید چودھری

محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ

میری والدہ کا نام ہاجرہ تھا- وہ 1903ء میں فیض اللہ چک میں پیدا ہوئیں فیض اللہ چک قادیان سے چند میل کے فاصلہ پر ہے- ان کے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت حافظ نبی بخش تھا- جن کے بارے میں........ احمد جلد سیزدہم صفحہ 250 پر لکھا ہے کہ

"حضرت نبی بخش صاحب ساکن فیض اللہ چک ان معدودے چند خوش قسمت احباب میں سے تھے- جنہیں حضرت بانی جماعت احمدیہ (ہماری دلی دعائیں ان کے لئے) کی خدمت میں ان کے دعویٰ سے قبل بار بار حاضر ہونے اور فیض یاب ہونے کا موقع ملا- حضرت صاحب آپ سے بے تکلف تھے- آپ کو ان ایام میں آپ کے سونے کے کمرہ یعنی بیت الفکر میں اس ارادہ سے سونے کا موقع ملتا تا پچھلی رات کی عبادت کے لئے بیدار ہو سکیں 1878 یا 1879ء میں جب وہ چودہ پندرہ سال کے کم عمر نوجوان ہی تھے کہ حضرت صاحب کی خدمت میں آنا شروع کیا تھا-

میری والدہ کے دو بھائی اور پانچ بہنیں تھیں- ان کے بڑے بھائی حضرت حکیم فضل الرحمان تھے جنہیں تقریباً ربع صدی تک مغربی افریقہ کے ممالک گولڈ کوسٹ (موجودہ غانا) اور نائیجیریا میں نہایت نامساعد حالات میں بطور مربی انچارج خدمت کرنے کی توفیق ملی (مکرم محترم نسیم سیفی صاحب اپنے مضامین میں اکثر ان کی خدمات کا ذکر کرتے رہتے ہیں)-

میری والدہ کی شادی 1925ء میں میرے والد حضرت چوہدری محمد حسین صاحب سے ہوئی- ان کا خطبہ نکاح حضرت امام الثانی نے ارشاد فرمایا تھا- شادی کے بعد انہوں نے جھنگ شہر میں سکونت اختیار کی وہاں انہوں نے میری تائی محترمہ صبیحا بیگم کے ساتھ مل کر لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں حصہ لینا شروع کیا- تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد اول صفحہ 269 پر لکھا ہے کہ "جھنگ میں بھی 1930ء میں عورتوں میں بیداری شروع ہو چکی تھی- اجلاس کے لئے اکٹھی ہوتی تھیں اور دوسری عورتوں کو بھی بلایا جاتا تھا- ابتدائی قربانی کرنے والی خواتین میں صبیحا بیگم اہلیہ محترم غلام حسین صاحب کا نام سرفہرست ہے- آپ ہر تحریک اور قربانی میں حصہ لیتی تھیں کلام الہی پڑھانے کا بہت شوق تھا-

اللہ نے انہیں آٹھ بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کیں جن میں سے ایک بیٹی اور ایک بیٹا کم سنی میں فوت ہو گئے تھے- ان کا سب سے بڑا بیٹا مشہور سائنس دان نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام ہے-

انہوں نے اپنے سب بچوں کو کلام الہی پڑھایا اور ان سب کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دی- اپنی اولاد کی تربیت کا رنگ اتنا گہرا اور سبق آموز ہوا کرتا تھا کہ ہم سب بہن بھائی ہمیشہ اپنے آپ کو اسی رنگ میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں- انہوں نے کبھی بھی اپنے بچوں کو بدنی سزا نہیں دی تھی- اگر کبھی کوئی بچہ کچھ زیادہ ہی شرارت کرتا تو اسے صرف اتنا ہی کہتیں کہ "تمہارے ابا کو بتاؤں گی" اگرچہ ابا جان بھی کبھی کسی بچہ کو بدنی سزا نہیں دیتے تھے لیکن ان کا رعب اور دبدبہ اتنا تھا جس کی وجہ سے بچے شرارتوں سے باز آجاتے تھے-

گھر کا سارا کام اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں- مہمان نوازی ان کا طرہ امتیاز تھا- چونکہ حضرت والد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع ملتان تھے اس لئے مرکز احمدیت سے جماعت کے نمائندے اور مربیان جب کبھی ملتان کے دورہ پر آتے تھے تو اکثر ان کا قیام ہمارے ہاں ہی ہوتا تھا- ان معزز مہمانوں کے لئے کھانا اپنے ہاتھوں سے تیار کرتی تھیں اور ہمیں مہمانوں کی خدمت کرنے کی تلقین کیا کرتیں- ان مہمانوں میں ایک بہت ہی پیاری اور قد آور شخصیت حضرت مولانا احمد خان نسیم مجھے کبھی نہیں بھول سکتے وہ ہم سب سے بہت پیار کرتے تھے-

وہ شب بیدار تھیں اور عبادات نہایت خشوع وخضوع سے اپنے وقت پر ادا کرتی تھیں- اگر کوئی بچہ عبادات میں سستی کرتا تو اسے بہت پیار سے اس طرف توجہ دلاتیں کلام الہی روزانہ باقاعدگی سے پڑھتیں بلکہ اس کا بہت زیادہ حصہ زبانی یاد تھا حضرت والد صاحب کو جب کبھی کسی حوالہ کی ضرورت پڑتی تو بتا دیا کرتیں-

سچی خوابیں اللہ انہیں پہلے ہی دکھا دیتا تھا لیکن انہوں نے کبھی بھی اس پر ناز نہیں کیا تھا وقت آنے پر بتا دیا کرتی تھیں- محترم بھائی جان ڈاکٹر عبدالسلام (اللہ انہیں صحت کاملہ عطا کرے) نے میٹرک کا امتحان ابھی نہیں دیا تھا کہ حضرت والدہ صاحبہ نے خواب دیکھا کہ انہوں نے حضرت امام الثانی سے بھائی جان کے لئے کلاہ پر پگڑی بندھوائی ہے اور ان کی خدمت میں گاجر کا مربہ تحفہ میں پیش کر رہی ہیں- چنانچہ انہوں نے جھنگ سے قادیان تک کا لمبا سفر کیا اور حضرت امام الثانی کی خدمت میں گاجر کا مربہ دے آئیں اور کلاہ پر پگڑی بھی بندھوا آئیں-

ہر آنے جانے والا ہمیشہ ہی ان کا مداح رہا- اپنے بیگانے کی عزت اور دلجوئی- غریب کا درد دل میں- اللہ کے حکم پر چلنا اور ہمیشہ اس سے ڈرتے رہنا ان کے نمایاں وصف تھے-

1959ء میں وہ اپنے بیٹے ڈاکٹر عبدالسلام کے پاس لندن تشریف لے گئیں اور وہاں تین سال قیام کرنے کے بعد دسمبر 1962ء میں پاکستان واپس تشریف لے آئیں- پاکستان واپسی کے بعد اپنے بیٹوں کے پاس شیخوپورہ ملتان اور کراچی میں قیام کیا- والد صاحب کی وفات کے بعد 1969ء میں ایک مرتبہ پھر لندن تشریف لے گئیں اور وہاں کئی سال قیام کیا اس دوران وہ پاکستان آتی رہیں-

انہوں نے 7- اکتوبر 1977ء کو مختصر سی علالت کے بعد لندن میں وفات پائی چونکہ وہ موصیہ تھی اس لئے ان کے جسد خاکی کو بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے لایا گیا- ان کا جنازہ حضرت امام جماعت الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے پڑھایا اور انہوں نے ازراہ شفقت انہیں بہشتی مقبرہ کے مبشرین کے قطع خاص میں اپنے خاوند کے سرہانے کی جانب دفن کرنے کی اجازت فرمائی- ان کی وفات کے وقت میں ایران میں ملازمت کر رہا تھا- اللہ کے خاص فضل سے ان کی تدفین سے پہلے میں ربوہ پہنچ گیا تھا-

تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد چہارم میں 1977ء میں وفات پانے والی مخلص کارکنات لجنہ کے بارے میں صفحہ 631 پر لکھا ہے "والدہ صاحبہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی وفات-

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی والدہ اہلیہ چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان نے 7- اکتوبر کو لندن میں وفات پائی اور 11- اکتوبر کو جنازہ ربوہ پہنچا- (الفضل 11- اکتوبر)

محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ موصوفہ بہت نیک ......گزار- دعاگو- مستجاب الدعوات بزرگ خاتون تھیں- اللہ تعالیٰ نے انہیں رؤیائے صالحہ اور کشوف کی نعمت سے نوازا تھا- اپنے شوہر کے ہمراہ جملہ جماعتی تحریکوں اور دینی تحریک اور دینی خدمات میں پیش پیش رہتی تھیں اور امام جماعت کے ساتھ عقیدت و اخلاص کا خاص تعلق رکھتی تھیں- انگلستان کی لجنہ اماء اللہ اور وہاں کی جملہ احمدی خواتین نے آپ کے صدمہ کو خاص طور پر محسوس کیا (الفضل 12- اکتوبر 1977ء)

ایک عورت کی اعلیٰ ترین خوبی اولاد کی تربیت ہے آپ کی گود سے پروفیسر عبدالسلام صاحب جیسا گوہر پل کر بام شہرت تک پہنچا- سادگی، ہمدردی، غمگساری، رشتہ داروں، ہمسایوں، غیروں سے شفقت کا سلوک آپ کا خاصہ فطرت تھا آپ کی صاحبزادی کی روایت ہے کہ "میں نے اپنی ماں کو کبھی کسی کی غیبت برائی یا کسی پر ناراض ہوتے نہ دیکھا تھا- خلاف طبیعت کوئی بات سنتیں تو درگزر کر جاتیں اور ہمیں بھی تلقین کرتیں کہ بات کو لمبا نہ کرنے میں خیر ہوتی ہے ہمیشہ کہا کرتی تھیں کہ پھل والی شاخ جھک کر رہتی ہے-

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (موجودہ امام جماعت احمدیہ) نے اس خاکسار کو اپنے تعزیتی خط میں تحریر فرمایا "چند روز ہوئے الفضل سے یہ معلوم کر کے دلی رنج پہنچا کہ آپ کی بزرگ دعاگو اور شفیق والدہ رحلت فرما گئیں- میری طرف سے دلی تعزیت قبول فرمائیں- اللہ تعالیٰ (انہیں) اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اعلیٰ جنتوں کا وارث کرے اللہ تعالیٰ ان تمام نیک تمناؤں کو آپ سب کے حق میں قبول فرمائے اور اولاد در اولاد در اولاد کو خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے-" اللہ کے فضل سے ان کی اولاد- پوتوں اور نواسوں کو خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے-

اے اللہ تو ان کے ساتھ رحمت کا سلوک فرما اور ان کے درجات بلند کر قبول فرما-

---

ہماری تاریخ

اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل اسلامک کانگرس قاہرہ مصر کا ایک خط رئیس (دعوت الی اللہ) مغربی افریقہ کو ملا تو رئیس (دعوت الی اللہ) موصوف نے انہیں لکھا- سلام اور دعا کے بعد-

میں اس بات پر بہت خوش ہوں کہ آپ کا 13- جنوری 1956ء کا لکھا ہوا خط مجھے ملا ہے- جہاں تک احمدیہ جماعت کا تعلق ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے آج سے تقریباً 60 سال پہلے ہندوستان میں ایک تحریک کا آغاز کیا تھا- اس دوران ہم نے تقریباً ساری دنیا میں اپنے مشن قائم کئے ہیں اور اپنی پوری صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہم دین حق کی اشاعت کا کام کر رہے ہیں اور اسی طرح دین حق کے پیرو کاروں کی بہتری کے لئے کام کرتے ہیں- ہمارا مرکز ربوہ پاکستان ہے اور اس وقت نائیجیریا میں تین پاکستانی مربی اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں سب سے پہلے 1921ء میں ہمارے مربی یہاں آئے اور انہوں نے دین حق کے پیرو کاروں کے لئے ایک سکول کھولا- یعنی ان کے مشورے اور ان کی رہنمائی میں وہ سکول کھولا گیا- سارے مغربی افریقہ میں دین حق کے پیرو کاروں کے لئے یہ ہمارا پہلا سکول تھا- اسی طرح ہمارے اخبار یعنی دی ٹروتھ کا پہلا شمارہ دسمبر 1951ء میں جاری ہوا- آپ کا پتہ نوٹ کر لیا گیا ہے تاکہ آپ کو باقاعدگی کے ساتھ یہ پرچہ ارسال کیا جاتا رہے- مجھے اس بات سے مزید خوشی حاصل ہوئی کہ آپ کی کانگرس ساری دنیا میں دین حق کے پیرو کاروں کو ضروری مدد بہم پہنچانا چاہتی ہے- ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس سلسلے میں آپ سے پورا پورا تعاون کریں گے- اور ہم اس بات کے لئے آپ کے ممنون ہوں گے کہ آپ ہمیں بتائیں کہ ہم آپ کے لئے کیا کر سکتے ہیں- مجھے امید ہے کہ آپ اپنی اولین فرصت میں مجھے خط لکھیں گے-

---

حقیقی توبہ انسان کو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بنگلہ دیش کے انتخابات

جمعرات 15- فروری کو بنگلہ دیش میں ایسے عام انتخابات منعقد ہوئے جن کا بڑی اپوزیشن سیاسی جماعتوں نے بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ ملک بھر میں ہنگاموں اور تشدد کا بازار گرم تھا۔ سخت سیکیورٹی کے انتظامات کے باوجود نہ صرف یہ کہ پولنگ کی شرح بے حد کم رہی بلکہ ہنگاموں کی وجہ سے 306 پولنگ اسٹشنوں پر انتخابات نہیں ہو سکے۔ یاد رہے کہ 48 اراکین قومی اسمبلی بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں جن میں وزیراعظم خالدہ ضیاء بھی شامل ہیں۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ الیکشن کے دن کے ہنگامے میں 7- افراد ہلاک ہوئے ہیں جبکہ غیر سرکاری اطلاعات میں 12 اموات کی تصدیق کی گئی ہے۔ یہ ہلاکتیں بموں کے دھماکوں اور تشدد کے واقعات سے ہوئی ہیں۔ سینکڑوں افراد ان کے علاوہ زخمی ہوئے ہیں۔ دارالحکومت ڈھاکہ سمیت تمام بڑے شہروں اور قصبوں میں مسلح افواج کے دستے گشت کرتے رہے۔ اپوزیشن جماعتوں عوامی لیگ جماعت اسلامی جاتیو پارٹی وغیرہ نے پر تشدد ہنگامے اور مظاہرے کئے۔ کئی پولنگ اسٹیشنوں پر دیسی ساخت کے بموں سے حملے کئے گئے۔

تاہم الیکشن کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ انتخابات منصفانہ اور غیر جانبدارانہ کرائے گئے۔ وزیراعظم خالدہ ضیاء نے بڑی سخت سیکیورٹی میں اپنا ووٹ ڈالا۔ اس کے بعد انہوں نے اخبار نویسوں کے کئی سوالات کے جوابات میں صرف اتنا کہا کہ میں بہت خوش ہوں۔ اور کسی سوال کا جواب نہیں دیا۔

بنگلہ دیش کے یہ انتخابات آئینی ضرورت کا ایک ایسا لازمی تقاضا تھے جس سے حکومت کو مفر نہیں تھا۔ کیونکہ اگر ایک خاص مدت میں انتخابات نہ ہوتے تو آئینی بحران پیدا ہو جاتا اور کوئی بھی بالاعدالت حکومت کے تمام اقدامات کو ناجائز قرار دیکر ملک کو اور کسی سخت بحران میں مبتلا کر سکتی تھی۔

لیکن کیا اب سیاسی بحران ٹل گیا ہے۔ یقینی طور پر کوئی بھی اس کا جواب اثبات میں نہیں دے سکتا۔ آج کے دور میں ملک میں سیاسی امن و امان کی ذمہ داری حکومت اور اپوزیشن دونوں پر عائد ہوتی ہے۔ جب دونوں اطراف سے ہٹ دھرمی اور تشدد کا راستہ اختیار کیا جائے تو ملک کا نظام الٹ پلٹ ہوتا رہتا ہے۔ اور ملکی ترقی کی رفتار دھیمی پڑ جاتی ہے۔

بنگلہ دیش دنیا کے غریب ترین ممالک میں سے ہے۔ بے قابو آبادی کے اس ملک میں غربت انتہائی نچلی سطح کو چھو رہی ہے۔ لیکن سیاسی جوش و خروش میں یہ خطہ زمین ہمیشہ بڑا زرخیز رہا ہے۔ تحریک پاکستان کے آغاز میں یہ خطہ سب سے فعال تھا۔ پاکستان بنانے اور پھر توڑنے میں یہ علاقہ سیاسی گرماگرمی میں چوٹی پر تھا۔ پاکستان سے علیحدہ ہو کر آزادی کے بعد عوام کا خیال تھا کہ یہاں ترقی ہو گی۔ مگر سیاسی امن پھر بھی نصیب نہ ہوا۔ قریباً 20 سال کسی نہ کسی رنگ میں فوج برسراقتدار رہی ہے۔ انتخابات ہوئے ایک پارٹی برسراقتدار آئی تو اس کے خلاف بھی اسی قسم کے ہنگامے جاری رہے۔

دو سال قبل اپوزیشن کے قریباً ڈیڑھ صد ارکان قومی اسمبلی نے اپنی نشستوں سے استعفے دے دیئے تھے۔ خیال کہ بیگم خالدہ ضیاء مڈٹرم انتخابات پر مجبور ہو جائیں گی لیکن انہوں نے قانونی موشگافیوں کی آڑ میں سال بھر گزار دیا۔ پھر ضمنی انتخابات کرانے کا اعلان کیا اس کی تیاری اور تاخیر میں کچھ اور وقت گزار دیا گیا۔ آخر کار مقرر وقت سے محض چند ماہ قبل اسمبلی توڑ کر نئے انتخابات کا اعلان کیا گیا۔ تب اپوزیشن نے کہا کہ وہ بیگم خالدہ ضیاء کی نگرانی میں انتخابات کو قبول نہیں کریں گے۔ حالانکہ ماضی میں جس انتخاب میں بیگم خالدہ ضیاء برسراقتدار آئی تھیں وہ تو ان کی نگرانی میں نہیں ہوا تھا۔ لیکن اپوزیشن نے جس کی سربراہی عوامی لیگ کی بیگم حسینہ واجد کر رہی ہیں انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا۔ بنگلہ دیش میں انتخابات کے بائیکاٹ کا یہ دوسرا واقعہ تھا۔ پاکستان میں 1985ء کے غیر جماعتی انتخابات بائیکاٹ کیا گیا تھا۔ اب بنگلہ دیش میں اپوزیشن نے پھر سے بائیکاٹ کیا۔ لیکن ان تمام کیسز میں کہیں بھی انتخابات کا عمل روکا نہیں گیا۔ انتخابات ہنگاموں اور تشدد کی فضا میں ہوتے رہے۔ بدیہی طور پر ایسے انتخابات میں ووٹ کم پڑتے ہیں۔ لیکن قانونی اور آئینی تقاضے تو پورے ہو جاتے ہیں۔

اب نئی حکومت اقتدار سنبھالے گی۔ یقینی طور پر اس کی سربراہی بھی بیگم خالدہ ضیاء ہی کریں گی۔ چھ ماہ سال مزید ایجی ٹیشن جاری رہے گا۔ پھر حکومت اور اپوزیشن میں بات چیت ہو گی۔ کچھ لو اور کچھ دو پر سمجھوتہ ہو بھی ہو سکتا ہے۔ اور مزید مظاہروں اور ہنگاموں میں زیادہ وقت بھی گزر سکتا ہے۔ بہرحال بنگلہ دیش کا سیاسی بحران حل ہونے کے کوئی آثار مستقبل قریب میں نظر نہیں آتے۔

اس صورت حال کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عوام سیاست دانوں سے متنفر ہوتے ہیں اور دوسرا نتیجہ جو بنگلہ دیش اور پاکستان میں نکلتا رہا ہے وہ فوج کی مداخلت ہے۔ بنگلہ دیش میں یہ بھی خطرہ موجود ہے۔

OOO

گھر کا بھیدی

امریکہ میں قومی سطح پر لیبیا اور ایران کے خلاف سخت جذبات پائے جاتے ہیں۔ ماضی ہو یا حال کسی ایک پارٹی کی حکومت ہو یا دوسری پارٹی کی۔ ان دونوں مسلمان ممالک کے خلاف امریکی انتظامیہ ہمیشہ مستعد اور چوکس رہتی ہے۔ اور دور جدید کی سرد جنگ کے تمام ہتھیار استعمال کئے جاتے ہیں۔ لیبیا پر پابندیاں عائد ہیں۔ ایران پر پابندیاں عائد کرنے کی دھمکیاں آئے دن دی جاتی رہتی ہیں۔ غیر اعلانیہ پابندیاں کئی سال سے عائد ہیں۔ کسی امریکی کمپنی کو ایران سے لین دین یا تجارت کی اجازت نہیں۔ ایران تیل کی دولت سے مالا مال ملک ہے۔ اگرچہ عراق کے ساتھ 8-9 سالہ طویل جنگ نے اس کی معیشت کو سخت نقصان پہنچایا۔ مگر اب ایران دنیا بھر کے ساتھ معاہدے کر کے اپنی حیثیت مستحکم کر رہا ہے۔ امریکہ کی ایک دو کمپنیوں نے ایران کے ساتھ معاہدے کئے تو امریکی حکومت نے انہیں بزور ختم کروا دیا۔ اور اب بھی پر عالمی اور بین الاقوامی فورم پر امریکہ ایران کو تنہا کرنے اور تنہا رکھنے کی کوششوں میں مصروف رہتا ہے۔ حتیٰ کہ افغانستان کے مسئلے میں بھی امریکہ کی دلچسپی کا اصل محرک یہ ہے کہ یہاں پر ایران کی حامی کوئی حکومت قائم نہ ہو جائے اور چاہے جس ملک کی حامی بھی حکومت ہو امریکہ کو اس سے کوئی زیادہ دلچسپی نہیں ہے۔ ایران کے افغانستان کے معاملے میں سفارتی سطح پر متحرک ہونے کے ساتھ ہی امریکی سفارت کار بھی سرگرم ہو جاتے ہیں تاکہ یہ معلوم کرتے رہیں کہ ایران کے اثر رسوخ کو کس طرح کم کیا جا سکتا ہے۔

خیر! بات ہو رہی تھی کہ لیبیا اور ایران امریکہ کے سب سے بڑے قومی دشمن شمار ہوتے ہیں۔ مگر امریکہ ہی کے ایک لیڈر نے ان دونوں ممالک کا دورہ کیا ہے۔ یہ ہیں امریکی مسلمانوں کے لیڈر لوئیس فرح خان۔ امریکہ میں مسلمان آبادی سیاہ فام لوگوں پر مشتمل ہے۔ یہ سیاہ فام لوگ سفید فاموں سے طویل عرصہ کی دشمنیاں اور نارانگیاں رکھتے ہیں۔ امریکہ کے اقتدار پر سفید فاموں کی حکمرانی ہے اور سیاہ فاموں کو امریکہ کی حکمرانی کبھی نہیں ملی اور نہ کوئی امکان ہے کہ مستقبل میں کبھی کوئی سیاہ فام شخص امریکہ کا صدر منتخب ہو جائے اس لئے سیاہ فام لوگ بحیثیت مجموعی امریکی طبقہ اقتدار کے مخالف رہتے ہیں۔

امریکہ کے سیاہ فاموں کو لیبیا کے صدر نے امداد کی پیشکش کی ہے اور کہا ہے کہ امریکہ کے مسلمانوں کو متحد کیا جائے تاکہ وہ امریکی حکمرانوں کے خلاف موثر طاقتور آواز بن سکیں۔

چنانچہ مسٹر لوئیس فرح خان نے لیبیا کا اور ایران کا دورہ کیا۔ اب اسے گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے ہی کہا جائے گا۔ امریکہ کے محکمہ خارجہ نے ان کے دورے پر جس رد عمل کا اظہار کیا ہے اس سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ گھر کے بھیدی کے ان دو اسلامی ممالک کے دورے سے امریکی محکمہ خارجہ سخت ناراض ہے۔

امریکی محکمہ خارجہ نے سیاہ فام مسلمان لیڈر لوئیس فرح خان کے حالیہ ایران اور لیبیا کے دوروں پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ اور ان دوروں کو ناقابل معافی اور شرمناک قرار دیا ہے۔ ترجمان نے کہا ہے کہ نیشن آف سلام کے لیڈر لوئیس فرح خان پر سخت نکتہ چینی کی جانی چاہئے کہ انہوں نے لیبیا کے صدر معمر قذافی جیسے ڈکٹیٹر اور ایران کے لیڈروں کے ساتھ دوستی کا اظہار کیا ہے۔

محکمہ خارجہ کے سخت الفاظ بتاتے ہیں کہ امریکی طبقہ اقتدار کو سیاہ فام مسلمان لیڈر کے امریکہ کے بڑے دشمنوں سے دوستی کرنے پر کتنی سخت تکلیف ہے۔ محکمہ خارجہ کے سفارتی آداب کے تحت عموماً ایسے سخت الفاظ سے پرہیز کیا جاتا ہے۔

بقیہ صفحہ 3

ان کو اپنے ہاتھ سے شامی مشروبات پیش کرتے اور یہ مجلس رات دیر تک معنی دمشق میں مجالس رات دیر تک رہتی ہیں جسے عربی میں سحرہ کہتے ہیں۔

جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی علاج کے لئے سلسلہ میں لندن تشریف لے گئے تو دمشق میں آپ نے چند دن قیام فرمایا شواء صاحب باقاعدہ روزانہ حاضر خدمت ہوتے اور مجلس عرفان سے محظوظ ہوتے مجھے کہنے لگے کہ میں یہ نورانی چہرہ دیکھ کر بہت ہی مسرور ہوں آپ کی یہ شکل مبارک آپ کی سیرت مبارکہ کا آئینہ ہے۔ اور یہ فقرہ کہہ کر ان پر رقت طاری ہو جاتی۔ جو قافلہ دمشق کے احمدی احباب کا آپ کو الوداع کرنے کے لئے بیروت آیا اس میں شواء صاحب شامل تھے اور بیروت کے ائرپورٹ پر جو فوٹو حضرت صاحب کے ساتھ لیا گیا جس میں ایک طرف عاجز اور دوسری طرف السید منیر الحصنی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور جو تاریخ احمدیت میں شائع ہوا ہے اس میں شواء صاحب بیروت اور دمشق کے احمدی احباب کے ساتھ نمایاں ہیں۔

علمی لحاظ سے بھی جماعت دمشق میں ان کا نمایاں اور قابل ذکر مقام تھا حقیقت یہ ہے کہ شواء صاحب دمشق میں مربی کے دست راست تھے اور وہ ایک ایسے دیرینہ فرزند احمدیت تھے جن کی خدمات کو یاد رکھا جائے گا مجھے دمشق سے آئے ہوئے پینتالیس سال سے زائد ہو گئے ہیں مگر میرے سامنے شواء صاحب کی خدمات ایک فلم کی طرح گھوم رہی ہیں اور وہ خدمات ناقابل فراموش ہیں اور ان کے نقوش قائم دائم ہیں۔

حضرت امام جماعت الرابع نے ان کا جنازہ غائب لندن میں پڑھایا ان کا انجام بالخیر ہوا۔ دمشق کی فضا میں آپ نے استقامت دکھلائی ہے

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ (حال کینیڈا) اہلیہ مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب بدوملی کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔

اسی طرح عزیزہ ماریہ رفیق بنت مکرم شریف احمد صاحب رفیق حال کراچی بیمار ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں شفاء عطا فرمائے

○ محترمہ غزالہ نعیم صاحبہ خیبر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو کار کا حادثہ پیش آگیا ہے جس کی وجہ سے شدید چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ملک مبارک احمد صاحب جہاں زیب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن کا نواسہ عاصم شدید بیمار ہے۔

احباب جماعت سے بچہ کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

○ محترمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مرزا عبدالروف صاحب سمن آباد لاہور گزشتہ ایک سال سے بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری نور محمد صاحب اسلام آباد کے بیٹے مکرم محمود اکبر صاحب کو اعلیٰ ترقی سے نوازا ہے۔ اسی طرح ان کے چھوٹے بیٹے مکرم عامر محمود صاحب نے Mech eng سال دوم میں 1096/1250 نمبر حاصل کر کے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں مزید ترقیات سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ بشریٰ اقبال صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ہاشم خان دار النصر غربی نمبر2 لکھتی ہیں۔

میرے والد چوہدری محمد اقبال صاحب برادر اصغر میجر غلام صاحب محمد مورخہ 25 جنوری 1996ء کو بقضاء الٰہی وفات پا گئے۔

جنازہ 26 جنوری کو بیت الاقصیٰ میں بعد جمعہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا۔ جس کے بعد قبرستان عام میں قبر تیار ہونے پر مکرم محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ مکرم عطاء اللہ صاحب سکنہ کنری حال احمد نگر عرصہ ایک سال بیمار رہ کر چھ فروری 1996ء فوت ہو گئے۔ سات فروری کو جنازہ پڑھا گیا اور عام قبرستان میں دفن کیا گیا آپ مکرم ہدایت اللہ صاحب بیت التوحید آصف بلاک لاہور کے چھوٹے بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم منیر احمد لودھی صاحب ولد میاں محمد یوسف صاحب (وفات یافتہ) حال جرمنی مورخہ 96-1-29 کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا گئے۔ جن کا جسد خاکی مورخہ 96-2-5 ربوہ پہنچا۔ بیت المہدی میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے جنازہ پڑھایا۔ بعد میں ان کی تدفین (قبرستان نمبر1) میں ہوئی۔ جس کے بعد دعا بھی مکرم مولوی صاحب نے کرائی۔ احباب سے موصوف کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم جمال دین صاحب محلہ باب الابواب سابق کارکن دفتر انصار اللہ مورخہ 96-1-26 کو بعمر 63 سال وفات پا گئیں۔ (موصوفہ کمال الدین صاحب کارکن نظارت تعلیم کی والدہ تھیں) اگلے روز 96-1-27 کو بعد ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولوی بشیر احمد قمر صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم میاں غلام احمد صاحب (ر) سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار کے چچا مکرم اللہ دتہ صاحب برج انسپکٹر ریلوے (پنشنر) مورخہ 96-2-2 کو وفات پا گئے ہیں۔ ان کی عمر 76 سال تھی۔ مورخہ 96-2-3 کو بیت المہدی میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا قبر تیار ہونے پر دعا کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند کرے

○ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ میاں فضل کریم پراچہ آف بھیرہ 96-2-4 بوقت رات ساڑھے دس بجے بعمر تقریباً 74 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ 96-2-5 کو محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا نے جنازہ پڑھایا بعد ازاں ان کی میت کو ربوہ لایا گیا جہاں ظہر کے بعد بیت مبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے جنازہ پڑھایا۔ موصیہ ہونے کے باعث تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ اور قبر تیار ہونے پر مولانا موصوف ہی نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ زوجہ مکرم حافظ مبشر احمد صاحب منصور سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع لودھراں 7۔ فروری 1996ء بقضائے الٰہی فوت ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ مکرم میاں اللہ دتہ گوندل صاحب ولد میاں عبدالعزیز صاحب آف سیالکوٹ جو کہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے سیکرٹری تحریک جدید محترم قیصر محمود گوندل صاحب کے والد تھے۔ مورخہ 2 فروری 1996ء کو قضاء الٰہی سے وفات پا گئے۔

آپ کی عمر 72 سال تھی۔ آپ کا جنازہ مکرم محمد اقبال عابد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور آپ کو ماڈل ٹاؤن احمدیہ قبرستان میں دفن کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

تلاش گمشدہ

○ مکرم ملک بشارت احمد ولد ملک مبارک احمد خان ساکن اٹک شہر جو کہ دو دفعہ اسیر راہ مولا ہو کر عدالت سے باعزت بری ہو چکا ہے مورخہ 17 ستمبر 1995ء کی شام کو گھر سے کھانا کھا کر باہر نکلا۔ اور لاپتہ ہو گیا ہے۔ ان کے بارے میں اگر کسی کو علم ہو تو درج ذیل پتہ پر اطلاع دیویں نیز دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اسے اپنی حفاظت میں رکھے اور جلد واپس گھر لائے۔

ملک مبارک احمد خان

مکان نمبر جی 142 اٹک شہر فون نمبر 4564

اعلان داخلہ نیشنل کالج آف آرٹس لاہور سیلف فنانس سکیم

○ ادارہ ہذا نے سیلف فنانسنگ سکیم کے تحت ایف / اے ایف ایس سی کم از کم سیکنڈ ڈویژن پاس امیدواروں جن کی عمر یکم ستمبر 95 کو 21 سال سے زیادہ نہ ہو مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارمز پر درخواستیں طلب کی ہیں۔

1۔ بیچلر آف آرکیٹیکچر پانچ سالہ (2) بیچلر آف فائن آرٹس چار سالہ (3) بیچلر آف ڈیزائن چار سالہ (گرافک ڈیزائن، ٹیکسٹائل ڈیزائن،

باقی صفحہ 8 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل اور کھلاڑی

نو آموز ٹیموں سے مقابلے مضبوط ٹیموں کی عیاشی

چھٹے ورلڈ کپ کے گزشتہ روز کے میچ میں نیوزی لینڈ نے نئی اور نو آموز ٹیم ہالینڈ کو 119 رنز سے ہرا دیا۔ ابھی تک ورلڈ کپ کے ابتدائی میچز میں بڑی ٹیموں کا اکثر چھوٹی چھوٹی ٹیموں سے مقابلہ ہو رہا ہے اس میں وہ بڑی ٹیم فائدے میں رہے گی جو پہلے کھیل سکے گی۔ اگرچہ نیوزی لینڈ نے اس سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھایا اس کا کوئی کھلاڑی سنچری نہیں بنا سکا نہ ہی کسی باؤلر نے غیر معمولی کارکردگی دکھائی۔ البتہ ٹیم کے مجموعی سکور کا ریکارڈ قائم ہو گیا۔ یعنی 307 رنز 8 وکٹوں پر۔ انگلینڈ کے خلاف سنچری بنانے والے آسٹل ہیرو سے زیرو ہو گئے۔ وہ ہالینڈ کی کمزور ٹیم کے خلاف کوئی رن نہ بنا سکے۔ اسے کہتے ہیں کرکٹ بائی چانس!!

اس ورلڈ کپ میں تین ایسی ٹیموں کو بھی کھلایا گیا ہے جن کو ٹیسٹ میچ کھیلنے کا مرتبہ حاصل نہیں ہے یہ ٹیمیں متحدہ عرب امارات، ہالینڈ اور کینیا ہیں۔ جبکہ زمبابوے کی ٹیم بھی کمزور ٹیموں میں شمار ہوتی ہے۔

اس ورلڈ کپ میں 17۔ فروری کو کولمبو میں سری لنکا کا آسٹریلیا سے میچ تھا۔ آسٹریلیا اپنے اعلان کے مطابق میچ کھیلنے کو کولمبو نہ پہنچا لہٰذا سری لنکا کو واک اوور دیتے ہوئے دو پوائنٹس دے دیئے گئے۔ بعض قارئین شاید حیران ہوں کہ زبردست مقابلوں کے حامل ٹورنامنٹ میں کوئی ٹیم بغیر کھیلے دو پوائنٹ گنوانا کس طرح قبول کر سکتی ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دفعہ ٹورنامنٹ میں کوارٹر فائنل کے مرحلے اضافہ کیا گیا ہے۔ ہر پول میں جو چار ٹیمیں سب سے اوپر آئیں گی وہ دوسرے پول کی چار ٹیموں کے ساتھ کوارٹر فائنل کھیلیں گی۔ اس طرح سے چار کوارٹر فائنل مقابلے ہوں گے جن میں آٹھ ٹیمیں حصہ لیں گی۔ یہ بات قریباً طے ہے کہ آٹھ بڑی ٹیمیں یقینی طور پر کوارٹر فائنل میں پہنچیں گی۔ یعنی آسٹریلیا، پاکستان، ویسٹ انڈیز، بھارت، انگلینڈ، جنوبی افریقہ، نیوزی لینڈ اور سری لنکا۔ ان میں سے اگر کوئی ٹیم دو تین میچ ہار بھی جائے تو زیادہ سے زیادہ یہ ہو گا کہ اس کو کوارٹر فائنل میں تیسری یا چوتھی پوزیشن مل جائے گی۔ تب بھی وہ ٹیم ٹورنامنٹ میں رہے گی۔ اس وجہ سے آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز دونوں نے اپنے پوائنٹس گنوانے میں کوئی ہرج نہیں سمجھا۔

اس ورلڈ کپ میں نو آموز ٹیموں کی شمولیت سے ریکارڈ کا نظام درہم برہم ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے بھی ویسٹ انڈیز کے رچرڈز نے سب سے زیادہ سکور اس وقت کی کمزور ترین ٹیم سری لنکا کے خلاف بنایا تھا۔ آج بھی یہ ریکارڈ کمزور ترین ٹیم متحدہ عرب امارات کے خلاف بنا ہے اور ابھی شاید اور بھی بنیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19- فروری-1996ء
درجہ حرارت کم ازکم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت نے پرتھوی میزائیل نصب کرنے کا پروگرام تیکنیکی خامیوں کے سبب ملتوی کر دیا ہے بھارتی ماہرین میزائیل کو فائر کرنے میں استعمال ہونے والا کیمیکل اور ضروری سامان تیار کرنے میں ناکام ہو گئے۔ بھارت کے دفاعی جریدہ ڈیفنس نیوز نے بتایا ہے کہ بھارتی وزارت دفاع کے مطابق پرتھوی کو فائر کرنے سے قبل اس میں مواد بھرا جاتا ہے۔ فائر نہ ہونے کی صورت میں وہ مواد فوری طور پر ان لوڈ کرنا ہوتا ہے۔ لیکن بھارتی فوجی اس پراسیس کی مناسب تربیت حاصل نہیں کر سکے جس کی وجہ سے ان میزائیلوں کی تنصیب کا کام ایک ماہ کے لئے موخر کر دیا گیا ہے۔ بھارتی حکومت اس سال 100 پرتھوی میزائیل پاکستان کی سرحد کے پاس نصب کرنا چاہتی تھی۔ مگر ڈائنا مکس کمپنی نے ایک سال کا وقت مانگ لیا ہے۔ آئندہ الیکشن سے قبل نرسیماراؤ حکومت کی ساکھ بہتر بنانے کے لئے اس کارنامہ کو استعمال کرنے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ ڈیفنس نیوز نے کہا ہے کہ سردست اسلام آباد' کراچی' کھوٹہ' کوئٹہ' تربیلا ڈیم اور پشاور پرتھوی ون کی زد سے باہر ہیں جبکہ پرتھوی ٹو جس کا حالیہ تجربہ کیا گیا ہے ان شہروں کو بھی نشانہ بنا سکتا ہے۔ تاہم اس کی تیاری میں کم از کم دو سال لگیں گے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت' امریکہ' ایٹمی پروگرام اور معیشت پر تمام حکومتوں کا ایک موقف ملکی سطح پر اتفاق رائے کو ثابت کرتا ہے۔ آٹھ سال میں آٹھ حکومتیں آئیں مگر ان کی پالیسی ایک ہی رہی۔ چین نے پاکستان کو رنگ میگنٹ فراہم نہیں کئے۔ چشمہ کے مقام پر نیوکلیئر پاور سٹیشن کے لئے تمام خریداری قانونی ہے اس کا کسی بھی وقت معائنہ کیا جا سکتا ہے۔ ایک عربی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کراچی میں ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کشمیر میں انتخابات کرا کے دیکھ لے تاکہ دنیا بھی دیکھ لے کہ اگلے روز کیا ہوتا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے کارکنوں کی ہلاکت کے خلاف کراچی میں ہڑتال رہی فائرنگ اور تشدد کے واقعات ہوئے۔ سرکاری اور نجی دفاتر میں حاضری اور ٹریفک کم رہی۔ تجارتی مراکز اور دوکانیں بند رہیں۔ رینجرز اور پولیس کے دستے مسلسل گشت کرتے رہے۔ قائد آباد اور شریف آباد میں دو افراد زخمی ہو گئے۔ اورنگی ٹاؤن سے سات نوجوان گرفتار کر لئے گئے۔ فائرنگ سے زخمی ہونے والا ایم کیو ایم کا کارکن دم توڑ گیا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سیکرٹری اطلاعات مسٹر مشاہد حسین نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو نے نواز شریف پر تنقید کرنے کی غلطی بالآخر تسلیم کر لی ہے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ کارکن ایسی روپوشی اختیار کریں کہ سورج کی کرن بھی نہ دیکھیں۔ ذرا سی بھی غفلت کا مظاہرہ نہ کریں۔ اور ان ایجنسیوں کے ہاتھ ہرگز نہ لگیں جو بھیڑیوں کی طرح ہمارا پیچھا کر رہی ہیں۔ انہوں نے اپنے کارکنوں کے نام ایک خط میں کہا کہ چار برس کے آپریشن کے دوران مہاجر قوم پر طرح طرح کی قیامتیں ڈھائی گئیں۔ ہزاروں کارکن قتل ہوئے اور معذور ہو کر رہ گئے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے کہا ہے کہ پاک فوج اسلامی جذبے سے سرشار ہے۔ ملکی سالمیت اور دفاع کو یقینی بنائے گی۔ افسر اپنی ذمہ داریاں مہارت اور ایمانداری سے ادا کریں۔ پشاور میں گیریزن سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم نے خود کو دنیا کی بہترین فوج ثابت کر دیا ہے۔

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم آزادی ملنے تک کشمیریوں کی حمایت کرتے رہیں گے۔ مقبوضہ کشمیر میں فراڈ الیکشن قبول نہیں کریں گے۔ تحریک آزادی کامیاب ہو گی حق خود ارادیت کے علاوہ کوئی آپشن قبول نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ باتیں آزاد کشمیر پیپلز پارٹی کے وفد سے باتیں کرتے ہوئے کہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے الزام عائد کیا ہے کہ ملک میں کوئی شے کمیشن سے نہیں بچی۔ کرپشن کا ہر راستہ وزیراعظم ہاؤس کو جاتا ہے۔ سارا ملک لاقانونیت کا شکار ہے۔ انتشار اور گڑبڑ ہر طرف دکھائی دے رہی ہے۔ غریبوں سے تو زرداری کے گھوڑے اچھے ہیں جن کا استقبال ہوتا ہے۔ پاؤں میں خراش آ جائے تو برطانیہ اور فرانس سے ڈاکٹر جاتے ہیں۔ غریبوں کی جیب میں پنسلین کے لئے بھی پیسے نہیں بچے انہوں نے کہا کہ میں نے امریکہ آ کر پاکستان کا نکتہ نظر امریکیوں کے سامنے واضح کیا۔ اپنی عزت اور وقار پر کوئی سودے بازی نہیں کریں گے۔ کوئی دشمنی پر اتر آئے تو دفاع ہمارا حق ہے۔ ایٹمی پروگرام پر عالمی دباؤ کی پرواہ نہ کی جائے۔

○ بوسنیا میں ایسے پاکستانیوں کو گرفتار کر لیا گیا جو مجاہدین کے طور پر نیٹو کی امن فوج کے ٹھکانوں پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایران کے مجاہدین بھی شامل تھے۔ ان کے پاس سے بھاری مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود برآمد ہوا۔

○ وزیر اطلاعات خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ ہم اپوزیشن کے ساتھ مفاہمت کرنے کو تیار ہیں لیکن مڈٹرم الیکشن پر بات نہیں ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کا مسئلہ بہت حد تک حل ہو چکا ہے وہاں کافی حد تک امن و امان بحال ہو گیا ہے۔

○ راجستھان سرحد پر بھارتی فوج کی فائرنگ سے 7۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ فورٹ عباس کے سرحدی گاؤں کے 83 ہندوؤں کا قافلہ رات کے وقت بھارت جانے کی کوشش کر رہا تھا کہ فائرنگ کی زد میں آگیا۔ مرنے والوں میں 4 مرد ایک عورت اور دو بچے شامل ہیں۔ 9۔ افراد زخمی ہو گئے۔ سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ بھارتی فوج نے گزشتہ روز 7۔ نعشیں اور 76 پاکستانی باشندے پاکستانی حکام کے حوالے کئے ہیں۔ ان میں ہلاک ہونے والے پاک بھارت فوجوں کے درمیان فائرنگ کے تبادلے سے ہلاک نہیں ہوئے بلکہ بھارت کی یکطرفہ فائرنگ سے ہلاک ہوئے ہیں۔ اپنے برے اعمال پر پردے ڈالنا بھارت کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔

○ لندن میں بیان اور امریکہ میں ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان نے ایٹمی سمجھوتے کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی۔ اس بارے میں میں بے نظیر حکومت کے موقف کا حامی ہوں۔ امریکی حکومت کو ملنے والی اطلاعات غلط ہیں۔ امریکی امداد کی بندش نے پاکستانیوں میں یہ تاثر پیدا کیا ہے کہ امریکہ ناقابل اعتبار اور مطلب پرست دوست ہے۔ بھارتی میزائیل پروگرام کی موجودگی میں پاکستان کے لئے یکطرفہ طور پر اپنا ایٹمی پروگرام ختم کرنا خودکشی کے مترادف ہو گا۔

○ اے این پی کے سربراہ مسٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ کشتیاں جلا کر نکلے ہیں۔ اب حکومت رہے گی یا اپوزیشن۔

○ سرگودھا میں حکومت کی طرف سے عید گفٹ کی تقسیم پر ہنگامہ ہو گیا۔ پیپلز پارٹی کے رہنماؤں کی گاڑیوں پر حملہ کر کے ان کے شیشے توڑ دیئے گئے۔ رہنماؤں نے بھاگ کر اپنی جان بچائی۔ ضلع کونسل کے ہال میں تحائف کے حصول کے لئے سینکڑوں افراد جمع ہو گئے۔ مگر پیکٹ صرف 100 تھے۔ محروم رہنے والوں نے کرسیاں چلا دیں۔ چھینا جھپٹی میں بعض افراد کے کپڑے پھٹ گئے۔ ہال میدان کارزار بنا رہا۔ دروازوں اور کھڑکیوں کے شیشے بھی ٹوٹ گئے۔

○ کشمیر کمیٹی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ پاکستان کو پاگل خانہ بنا دیا گیا ہے۔

بقیہ صفحہ 7

پروڈکٹ ڈیزائن' سرامک ڈیزائن)
درخواست فارم جمع کروانے کی آخری 2-3-96 مقرر ہے۔ داخلہ میرٹ پر ہو گا۔ جس کے لئے ایک امتحان ہو گا۔ اس امتحان کی تفصیلات اور دیگر تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ نوائے وقت مورخہ 10 فروری 1996 ملاحظہ فرمائیں۔ یا نظارت تعلیم سے رجوع فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

مطب حمید
مشہور دواخانہ
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ 254634

اسلام آباد۔ لاہور۔ کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
وڈ ٹاپ پلازا۔ ایف ۱۰ مرکز اسلام آباد
فون دفتر: 051-291578
051-291579

بہترین میٹریل اور شاندار رزلٹ کیلئے
اعتماد کا نام

الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
اقصیٰ روڈ بوٹا مارکیٹ ربوہ
فون: 211806 :EX

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534